REGD No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نون نمبر ۴۹

۱۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۳ صفر ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ ‖ ۲۹ ظہور ۱۳۳۶ھش ۲۹ اگست ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۲۰۳

ربوہ کے اردگرد کا تمام علاقہ سیلاب کی زد میں آگیا

چاروں طرف میلوں میل پانی کی چادر — ربوہ نے ایک جزیرے کی شکل اختیار کرلی

سرگودھا جانے والی ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ لائلپور اور سرگودھا کے درمیان ہر قسم کی ٹریفک معطل

ربوہ ۲۸ اگست۔ گذشتہ رات سے ربوہ کے اردگرد کا تمام علاقہ سیلاب کی زد میں آگیا ہے میلوں میل پانی کی چادر پھیلی ہوئی ہے۔ اور ربوہ کی بستی جو اردگرد کے علاقے سے تقریباً ۲۰-۲۲ فٹ اونچی ہے ایک جزیرے کا منظر پیش کر رہی ہے۔ خود ربوہ کے نشیبی محلے یعنی الف، محلہ دار الصدر، دار الرحمت کے غربی سرے اس وقت زیر آب ہیں اردگرد کے علاقے میں پانی بڑے زور شور سے بہ رہا ہے۔ گزشتہ تمام رات پانی کے شور کی آواز سنائی دیتی رہی۔ ربوہ اور احمد نگر کے درمیان سرگودھا جانے والی ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ اور سڑک پر سے بھی پانی گزر گیا ہے۔ اس طرح سرگودھا اور لائل پور کے درمیان ہر قسم کی ٹریفک اس وقت معطل پڑی ہے۔ اردگرد کے دیہی علاقہ کے لوگوں نے ربوہ کی پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ اور ریلوے لائن پر پناہ لے رکھی ہے۔ اور وہ بے بسی کے عالم میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے اپنے مکانوں اور مال و اسباب کو تباہی کی نظر ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے ارکان اور ربوہ کے دیگر باشندے اردگرد کے علاقے میں سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شیخوپورہ گوجرانوالہ اور لائلپور کے وسیع علاقے سیلاب کی لپیٹ میں آگئے

سب سے زیادہ نقصان سیالکوٹ سمبڑیال اور مرالہ کے آس پاس کے علاقے کو پہنچا ہے

لاہور ۲۸ اگست۔ مرالہ ہیڈ ورکس کے علاقے میں جو لوگ سیلاب کی وجہ سے گھرے ہوئے ہیں۔ کل دو ہوائی جہازوں کے ذریعہ انہیں اشیاء خوردنی پہنچائی گئیں۔ چناب سے سب سے زیادہ نقصان سیالکوٹ سمبڑیال اور مرالہ کے آس پاس کے علاقے کو پہنچا ہے۔ پانی کناروں سے نکل کر تیزی سے گوجرانوالہ کے ضلع میں پھیل رہا ہے۔ نہر اپر چناب کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ اور پانی نے گوجرانوالہ شیخوپورہ اور لائل پور کے وسیع علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جہاں بہت سے مکان گر گئے ہیں۔

اس وقت زیادہ زور خانکی ہیڈ ورکس پر ہے کل مرالہ ہیڈ ورکس پر پانی کا اخراج ۹ لاکھ ۷۵ ہزار کیوسک سے زیادہ تھا وہاں پانی کی مقدار اس حد تک کبھی نہیں پہونچی تھی۔ لیکن بعد میں گر کر یہ مقدار ۷ لاکھ ۹۵ ہزار کیوسک رہ گئی اسکے بعد پانی میں برابر کمی ہو رہی ہے۔ شاہدرہ راوی کی سطح قائم ہے وہاں کل پانی کا اخراج ایک لاکھ ۵ ہزار کیوسک تھا حکام کا کہنا ہے کہ شہر لاہور کو سیلاب سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کیونکہ شہر کے حفاظتی بند کو حال ہی میں اور زیادہ مضبوط کیا گیا ہے۔ بند ۱½ لاکھ کیوسک پانی کا دباؤ سہار سکتا ہے۔ اب بلوکی اور سدھنائی میں پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔

محکمہ موسمیات نے اعلان کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں پیر کے روز سے بارش کا زور کم ہو گیا ہے۔ اور ابھی اس میں مزید کمی ہوگی۔ البتہ لاہور اور راولپنڈی کے علاقے میں گرج اور چمک کے ساتھ کچھ بارش ہونے کا امکان ہے۔

ریلوے حکام نے اعلان کیا ہے کہ لاہور۔ لالہ موسیٰ سیکشن میں وزیر آباد اور گجرات کے درمیان ریلوے لائن کو دو جگہ نقصان پہونچا ہے۔ اس لئے تا اطلاع ثانی اس علاقے میں ریلیں نہیں چلیں گی۔ اور تیز گام خیبر میل اور پاکستان ایکسپریس کی آمد و رفت بند رہیگی وزیر آباد اور سمبڑیال کے درمیان بھی ۴۴ ریلوں کی آمد و رفت بند ہے۔ اسی طرح سیالکوٹ نارووال سیکشن شاہدرہ نارووال سیکشن اور شاہدرہ چوہڑکانہ اور شیخوپورہ سیکشن میں بھی ریلوں کی کوئی ٹریفک نہیں ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ اگست۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل سارا دن بہت تکلیف رہی۔ البتہ رات آرام سے گزری۔ آج آٹھ دن کے بعد کھچڑی کے چند چمچے کھائے ہیں۔ نقاہت تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— کل محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو پھر بخار ہو گیا۔ ٹمپریچر ۱۰۰ تھا۔ تھوڑی بہت خوراک منہ کے راستے جا رہی ہے۔ کمزوری کے باعث بات چیت کرنا ناممکن ہے۔ نقاہت بے حد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

امریکیوں کی آمدنی میں اضافہ

واشنگٹن ۲۸ اگست۔ امریکی محکمہ تجارت نے رپورٹ دی ہے کہ ۱۹۵۶ء میں امریکی شہریوں کی ذاتی آمدنی مجموعی طور پر ۳ کھرب ۲۴ ارب ڈالر تھی جو ۱۹۵۵ء کی نسبت کئی فیصد زیادہ ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

پاکستان واپس تشریف لانے کے لئے لنڈن سے روانہ ہو گئے

لنڈن (بذریعہ تار) جناب مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن مطلع فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر پاکستان واپس تشریف لانے کے لئے مورخہ ۲۷ اگست کو لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ لنڈن کے احباب نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کو پُرخلوص طریق پر الوداع کہا اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ آپ کا جہاز اٹلی کی بندرگاہ سے ۳۰ اگست کو روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

لنڈن میں قیام کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے لنڈن مشن کا معائنہ فرمایا۔ نیز جماعت احمدیہ انگلستان سے خطاب فرمانے کے علاوہ استقبالیہ تقریبوں میں شرکت فرمائی۔ مزید برآں آپ نے لنڈن مشن کے لئے آئندہ پروگرام مقرر کر کے اس پر عمل درآمد سے متعلق مشن کو قیمتی ہدایات سے نوازا لنڈن کے نومسلم احباب بھی آپ کی پُر وقار شخصیت، شگفتہ طبیعت اور فہم و فراست سے بہت متاثر ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ اور سفر کے دوران اللہ تعالےٰ ہر طرح آپ کا حامی و ناصر ہو۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۵۷ء

لاء کمیشن کے ارکان

لاء کمیشن کے متعلق تقریباً تمام اخبارات نے اظہار رائے کیا ہے جہاں تک ہم نے غور کیا ہے اس کمیشن سے بظاہر کوئی حلقہ خوش نہیں ہے اکثر فرقہ وارانہ حلقوں سے مسٹر غلام احمد پرویز پر اعتراض کیا ہے کیونکہ وہ سنت کے منکر ہیں اور احادیث کو منبع قانون نہیں مانتے۔ ایک حد تک یہ اعتراض صحیح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کمیشن کے دوسرے تمام ارکان ان اوصاف سے متصف ہیں جو ایک ماہر اسلامی قانون ساز میں ہونے چاہئیں؟

موجودہ زمانے میں کسی ملک کی حکومت کی طرف سے ایسے کمیشن کا مقرر کیا جانا جو قانون کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنائے شاید پہلا تجربہ ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ اسے شاید سمجھ لیا گیا ہے اس لئے ضروری تھا کہ کمیشن نہایت قابل اور ماہرین قانون پر مشتمل ہوتا۔ ہمیں پرویز صاحب کی قابلیت کے متعلق ذاتی طور پر کوئی علم نہیں ہے لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے ان کے متعلق منکر سنت ہونے کا اعتراض صحیح ہے اسی طرح بعض لوگوں کو مولانا امین احسن اصلاحی پر بھی اعتراض ہے ان کے متعلق بھی یہی اعتراض ہے کہ وہ فراہی سکول کے نمائندہ ہیں جو سنت اور حدیث کو زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ پھر ان کا مبلغ علم تحقیقاتی عدالت میں واضح ہو چکا ہے اور جو مودودی صاحب کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنے سوا کسی کو صالح نہیں سمجھتی سب سے بڑا اعتراض کمیشن پر جو ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ کمیشن کے انتخاب میں چند فرقوں کو نمائندگی خاص طور پر دی گئی ہے حالانکہ اگر فرقوں کا ہی لحاظ رکھنا ضروری تھا تو چاہیئے تھا کہ تمام فرقوں کو نمائندگی دی جاتی۔

بعض لوگوں خاص کر جماعت اسلامی والوں کو مولانا غلام مرشد صاحب پر بھی اعتراض ہے اور یہ اعتراض صرف یہ ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے شاہی مسجد کے امام ہیں۔ یعنی آپ سرکاری آدمی ہیں یہ اعتراض نہایت عجیب ہے۔ اگر وہ قابل اور عالم وفاضل ہیں تو محض حکومت کے ساتھ تعلق ہونے سے ان کی ذات قابل اعتراض کیونکر ٹھہرائی جا سکتی ہے۔ ہماری دانست میں تو وہی ایک غیر جانبدار دینی عالم ہیں جو کمیشن میں شامل کئے گئے ہیں ورنہ چند اشخاص کے ماسوا باقی تمام دینی اہل علم حضرات جو کمیشن میں شامل کئے گئے ہیں کسی نہ کسی حد تک فرقہ وارانہ ذہنیت رکھتے ہیں۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی ایک بھی فقہی مسئلہ پر باہم متفق ہو سکیں گے۔

ان ارکان میں سے بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے ۱۹۵۳ء کے فسادات میں نہایت نمایاں حصہ لیا تھا۔ احتیاط کا تقاضا تھا کہ ایسے اشخاص کو تو قطعاً ایسے اہم کمیشن میں شمولیت کا موقع نہ دیا جاتا۔ جو لوگ جذبات کی رو میں اس حد تک بہہ جاتے ہیں کہ فساد فی الارض کا باعث بنتے ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ متانت اور سنجیدگی سے کسی قانونی مسئلہ پر غور و خوض کر سکیں اس کام کے لئے تو ایسے باحوصلہ اور جید لوگوں کی ضرورت ہے جو وسعت نظر رکھتے ہوں اور کسی متعصبانہ تحریک کے ساتھ وابستہ نہ ہوں

ہماری دانست میں جسٹس شریف مسٹر بروہی اور مولانا غلام مرشد کے سوا شاید ہی کوئی رکن ان اوصاف کا مالک ہو جو ایسے اہم کمیشن کے ارکان میں ہونے چاہئیں۔

یتیم بچے

لاہور کے ایک جلسہ میں جو اس تربیتی کورس کے آخری دن منعقد کیا گیا تھا۔ جو مغربی پاکستان کی معاشرتی بہبود کی کونسل نے یتیم خانوں کے عملے کے فائدے کے لئے ۱۰ اگست سے ۲۰ اگست تک جاری کیا تھا۔ نائب وزیر برائے معاشرتی بہبود بیگم جی اے خاں نے تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یتیم بچوں کو در بدر بھیج کر چندے اکٹھے کرنے کا طریقہ ترک کر دیا جائے۔

عموماً آپ دیکھتے ہیں کہ ریل گاڑیوں اور گھروں میں یتیم بچے یتیم خانوں کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے پھرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کچھ نظمیں اور شعر یاد کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو وہ دردناک آواز میں گاتے ہیں اور جن میں یتیموں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی بری حالت کا ذکر ہوتا ہے۔

بیگم جی اے خاں نے یہ درست کہا ہے کہ اس طرح یتیموں کو در بدر پھرانے سے ان میں احساس کمتری کی الجھن پیدا ہوتی ہے اور از روئے اسلام یتیموں کی پرورش حکومت کے فرائض میں داخل ہے انگریزی قانون کے مطابق بھی حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ یتیموں کی جائداد وغیرہ ضائع ہونے سے بچائے قرآن کریم میں بھی ہدایات موجود ہیں کہ یتیموں کا مال نہیں کھانا چاہیئے اور جب وہ اپنی جائداد سنبھالنے کے قابل ہوں۔ ان کی جائداد ان کے حوالے کر دینی چاہیئے۔ یہ تو ان یتیموں کے متعلق ہے جو صاحب جائداد ہوں۔ اکثر ایسے یتیم ہوتے ہیں جن کی کوئی جائداد نہیں ہوتی اگر ایسے یتیموں کو پالنے کے لئے ان کے رشتہ دار نہ ہوں تو یہ قوم کا فرض ہے کہ ان کی پرورش کرے۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ یتیموں کی پرورش ایسی ہونی چاہیئے کہ وہ محسوس نہ کریں کہ ان کی نگرانی کرنے والا کوئی نہیں یورپ وغیرہ ممالک میں نہ صرف حکومت بلکہ اکثر مخیر لوگوں نے ایسے یتیموں کی پرورش کا ذمہ لے رکھا ہے اور ایسے ادارے موجود ہیں جو بہترین طریقوں سے یتامیٰ کی پرورش کرتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں گو کئی ایک یتیم خانے قائم ہیں مگر ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے

زیادہ تر تو منتظمین نے یتیموں کی پرورش کو محض ایک بہانہ بنا یا ہوا ہے۔ [illegible]

آمدنی کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے اداروں کی خاص طور پر نگرانی کرے اور ان کا انتظام بہتر بنانے کے لئے اقدام کرے اکثر یہ بات بھی تجربہ میں آئی ہے کہ بعض چالاک لوگ اپنے لڑکوں کو یتیموں کے بھیس میں چندہ جمع کرنے پر لگاتے ہیں اور اس طرح عوام کے خیراتی جذبات سے ذاتی انتفاع کرتے ہیں۔ دراصل یتیم خانہ کوئی نہیں ہوتا کچھ کاغذات اور رسید بکیں چھپوائی جاتی ہیں۔ خیرات دینے والے بھولے بھالے کوئی تحقیقات نہیں کرتے اس طرح چالاک لوگ وہ مال جو واقعی یتیموں پر خرچ ہونا چاہیئے ہتھیا لیتے ہیں۔ اس لئے عوام کو چاہیئے کہ اگر وہ کوئی رقم یتیموں پر خرچ کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح چندہ اکٹھا کرنے والوں کو نہ دیں بلکہ کسی باقاعدہ یتیم خانے کو ارسال کریں۔ پولیس کو ہدایت ہونی چاہیئے کہ اگر وہ عام گداگروں کا انتظام نہیں کر سکتی تو کم سے کم ایسے لوگوں کا تو ضرور انتظام اسے کرنا چاہیئے جو یتیموں کے بھیس میں چندہ اکٹھا کرتے پھرتے ہیں۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ اور گوشوارہ

گذشتہ سالانہ اجتماع کی طرح اس سال بھی گوشوارہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں جملہ مجالس کے مندرجہ ذیل چندہ جات کی وصولی کی ۳۱ اگست ۱۹۵۷ء تک کی فہرستیں دکھائی جائیں گی۔

لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ جملہ مجالس کے عہدیدار اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ بقایا جات صاف کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ فاستبقوا الخیرات۔

۱۰ ستمبر تک مرکز میں موصول ہونے والی رقوم اس میں شمار کر لی جائیں گی۔

۱۔ چندہ مجلس
۲۔ چندہ تعمیر دفتر
۳۔ چندہ خدمت خلق
۴۔ چندہ ریزرو فنڈ
۵۔ چندہ سالانہ اجتماع

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

صدر منکرین خلافت کے ٹریکٹ خطاب بہ اہل ربوہ نمبر ۲ کا جواب

مصلحت وقت۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا اپنے عقائد کی درستی پر حلفیہ بیان

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

(۵)

صدر منکرین خلافت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خط سے جو آپ نے ۱۹۱۳ء میں محمد عثمان صاحب کو لکھا تھا نبوت کے متعلق اقتباس دیکر اپنی جہالت کا یوں مظاہرہ کرتے ہیں۔

”یہ تحریر میاں صاحب کے علم کلام کا بہترین نمونہ ہے وہ ہمیشہ متضاد اور بے ہنگم باتیں کرتے ہیں۔ جن میں حقیقت اور معقولیت کا شائبہ بھی نہیں ہوتا“

”غور کیجئے فرماتے ہیں سب احمدی حضرت مسیح موعود کو نبی ظلی ہی مانتے ہیں۔ لیکن چونکہ حضرت صاحب کے درجہ کو اس وقت بہت گھٹا کر لکھا جاتا ہے۔ اس لئے مصلحت وقت مجبور کرتی ہے کہ آپ کے اصل درجہ سے جماعت کو آگاہ کیا جائے۔“

اس کے آگے صدر منکرین خلافت نے جو بے ہنگم تضاد بتایا ہے وہ انہی کی بے ہنگم طبع کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ ورنہ خط میں جو بات بیان کی گئی ہے وہ بالکل واضح ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ سب احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی نبی مانتے ہیں۔ لیکن اس وقت ایک گروہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو گھٹا کر پیش کر رہا ہے۔ اور ظلی نبی سے آپ کا غیر نبی ہونا مراد لے رہا ہے۔ جیسا کہ اس تازہ ٹریکٹ میں بھی صدر منکرین خلافت نے لکھا ہے:-

”مسلمان بادشاہوں کو ظل اللہ سے خطاب کرتے تھے۔ مگر آج تک ان میں اس سے خدائی کا مفہوم کسی نے نہیں لیا۔ ایک لکڑی کے سایہ کو آج تک کسی نے لکڑی نہیں سمجھا۔ مگر میاں صاحب ظلی نبی کو نبی سمجھتے ہیں۔ یہ دنیا سے نرالا منطق ہے“ (ٹریکٹ ص۱۲)

یہی وجہ ہے کہ آپ نے یہ جواب دیا۔ کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے نبی کا لفظ آپ کے اصل مقام اور مرتبہ کو ظاہر کرنے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ ظلی نبی سے یہ مراد نہیں کہ آپ نبی نہیں استعمال کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے ظلی نبی ہونے سے صرف یہ مراد ہے کہ آپ کو مقام نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت اور آپ کے فیض سے حاصل ہوا ہے۔ پس آپ نبی ہیں۔ لیکن امتی اور بغیر کسی نئی شریعت کے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اگر یہ لوگ ظلی نبوت کے اس مفہوم کو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اصطلاح استعمال کی تھی نہ بدلتے تو ہمیں بھی صرف نبی کا لفظ استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ کیونکہ محض لفظ نبی استعمال کرنے سے بھی یہ اندیشہ ہے کہ ایک عرصہ گزرنے کے بعد اس سے مستقل نبی مراد نہ لے لیا جائے کون مستقل نبی مراد نہ لے لیں۔ وہ ظلی نبی سے غیر نبی مراد لینے والے نہیں ہیں۔ جیسا کہ صدر منکرین خلافت نے خوش فہمی سے مراد لیا ہے۔ بلکہ ان سے نبی ماننے والے مراد ہیں۔ کہ وہ دھوکہ کھا کر یا مخالفین ازراہ شرارت اس سے مستقل نبوت کا مفہوم نہ نکال لیں۔

”مصلحت وقت“

رہی ”مصلحت وقت“ تو یہ تو اللہ تعالےٰ بھی اپنی قانون حکمت کے ماتحت اختیار کرلیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متعلق مخالفین کا ایک فتوےٰ پڑھا جس میں حضور کو گالیاں دی گئی تھیں۔ حضور کو ان لوگوں کی سخت زبانی پر افسوس ہوا تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو بذریعہ الہام فرمایا۔

عالیا مصلحت وقت دوراں بے سنیم

اے صاحب حال افسردہ اور غمگین نہ ہو۔ میں ابھی مصلحت وقت دیکھ رہا ہوں۔ یعنی مخالفین گالیاں دے رہیں سخت زبانی کر رہیں

(تذکرہ نیا ایڈیشن ص۲۷)

پھر اللہ تعالےٰ کے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ”مصلحت وقت“ کے ماتحت چند برتنوں کے استعمال سے جن کا استعمال ازروئے شریعت جائز تھا کچھ مدت کے لئے صحابہ کو روک دیا تھا۔ اسی طرح آپ نے فرمایا نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے بھی منع کیا تھا۔ لیکن اب تم ان کی زیارت کرسکتے ہو۔ یعنے پہلے مصلحت وقت یہی تھی کہ قبروں کی زیارت سے روکا جائے۔ لیکن اب چونکہ عبادت غیر اللہ کے فتنہ کا خوف نہیں رہا۔ اس لئے اب تمہیں قبروں پر جانے کی اجازت ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا۔ اے عائشہ اگر تیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کردیتا۔ اور اس کے دو دروازے بنا دیتا۔ تا لوگ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکل جاتے لیکن مصلحت وقت کا تقاضہ یہ تھا۔ کہ ایسا نہ کیا جائے۔ تا انہیں کوئی ابتلا نہ آجائے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجوزہ تبدیلی نہ کی۔ پس کسی کام کو بتقاضائے مصلحت کرنا یا نہ کرنا بُری بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے۔

حلفیہ بیان

پھر صدر منکرین خلافت لکھتے ہیں۔

”ہم میاں صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ عالم اسلام کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے بہتر ہوگا۔ کہ وہ اپنا ۱۹۵۷ء کا مذہب اگر گر چھوڑ کر واضح اور غیر مبہم الفاظ میں خود اپنے قلم سے تحریر فرمائیں۔“

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دشمن کی اشتعال انگیز حرکات کے مقابلہ میں صبر سے کام لو

”میں اس جوش اور اشتعال طبع کو خوب جانتا ہوں۔ کہ جو انسان کو اس حالت میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ جبکہ نہ صرف اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ اس کے رسول اور پیشوا اور امام کو توہین اور تحقیر کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور سخت اور غضب پیدا کرنے والے الفاظ سنائے جاتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو۔ تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ تمہارے ساتھ ہوئی اور پہلے کسی سے نہیں ہوئی۔ ہر ایک سچا سلسلہ جو دنیا میں قائم ہوا ضرور دنیا نے اس سے دشمنی کی ہے۔ سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو ضرور ہے کہ تم سے بھی دشمنی کریں۔“

(نسیم دعوت ص۳)

کیوں تحریر فرمائیں؟ کیا منکرین خلافت ان کی تحریر پر ان کے عقیدے کو صحیح تسلیم کر لیں گے۔ اور اپنا عقیدہ چھوڑ دیں گے۔ جب آپ ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو آپ کو ایسے مطالبہ کا کیا حق ہے۔ آپ نے جس رنگ میں ان سے تعلق کا اظہار کیا ہے وہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ تعصب نے آپ کے دل و دماغ کو بے کار کر دیا ہے ۱۹۱۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس خدا کی جو جزا سزا پر قادر ہے حلف اٹھا کر جب اپنا عقیدہ بیان کیا تو آپ لوگوں نے آپ کی قسم کا بھی اعتبار نہ کیا۔ چنانچہ صدر منکرین خلافت نے اپنے تازہ ٹریکٹ میں پھر وہی سوال دہرا دیا ہے کہ آپ نے ۱۹۱۵ء میں اپنے پہلے عقیدہ میں جو ۱۹۱۰ء تک آپ کا تھا تبدیلی کی تھی۔ کیونکہ ۱۹۱۰ء سے پہلے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی مانتے تھے لیکن ۱۹۱۵ء میں نبی ماننے لگ گئے۔ اسی اعتراض کے جواب میں حضور نے مندرجہ ذیل حلفیہ بیان شائع کیا تھا۔

"میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ خدا جس خدا کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ خدا جو عذاب کی طاقت رکھتا ہے وہ خدا جس نے میری جان کو قبض کرنا ہے وہ خدا جو زندہ قادر اور سزا و جزا دینے والا ہے۔ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اس وقت بھی جب کہ حضرت مسیح موعود زندہ تھے اسی طرح کا نبی مانتا تھا۔ جس طرح کا اب مانتا ہوں۔ میں اس بات کے لئے بھی قسم کھاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے متر درمنہ کھڑے ہو کر کہا ہے کہ مسیح موعود نبی تھے میں یہ نہیں کہتا کہ غیر مبائعین سب کے سب عملی لحاظ سے بڑے ہیں اور ہماری جماعت کے سارے کے سارے لوگ عمل میں اچھے ہیں۔ مگر میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جن عقائد پر ہم ہیں وہ سچے ہیں۔"

(الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۱۵ء)

اس واضح حلفیہ اعلان کے بعد کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے اسی طرح کا نبی مانتا تھا جس طرح کا اب (یعنی ۱۹۱۵ء) میں مانتا ہوں اور یہ کہ میں اپنے عقائد کی صحت پر قسم کھاتا ہوں۔ کیا یہ منکرین خلافت نے اپنا اعتراض واپس لے لیا۔ اور یہ تسلیم کر لیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۱۵ء میں مسئلہ نبوت مسیح موعود کے بارہ میں کوئی تبدیلی عقیدہ نہیں کی تھی؟ انہوں نے نہ اعتراض واپس لیا نہ آپ کے حلفیہ بیان کو صحیح تسلیم کیا۔ اس کا ثبوت خود صدر منکرین خلافت کا یہ ٹریکٹ ہے۔ جس میں انہوں نے وہی اعتراض دہرایا ہے۔ کہ آپ نے ۱۹۱۵ء میں مسئلہ نبوت مسیح موعود کے متعلق اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی تھی۔ منکرین خلافت پر تو وہی بات صادق آتی ہے جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے مخالفوں کے متعلق کہی تھی۔

"وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے"

(متی $\frac{13}{13}$)

پس صدر منکرین خلافت کا امام جماعت ربوہ سے یہ مطالبہ کرنا کہ

"وہ اپنا ۱۹۵۶ء کا مذہب اگر مگر کو چھوڑ کر واضح اور غیر مبہم الفاظ میں خود اپنے قلم سے تحریر فرمائیں"۔

قابل اعتنا نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کا عقیدہ ظاہر و باہر ہے اور آپ کی متعدد کتب میں مذکور ہے۔ اور عالم اسلامی نے صدر منکرین خلافت کو اپنی طرف سے وکالت نامہ نہیں دیا۔ کہ وہ ان کی طرف سے وکیل ہو کر ان کی خاطر مطالبہ کریں۔

اعلان کن الفاظ میں ہو

صدر منکرین خلافت نے صرف یہی مطالبہ نہیں کیا کہ امام جماعت احمدیہ اپنے مذہب کا اعلان کریں بلکہ اس اعلان کے لئے جو شرطیں لگائی ہیں وہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"البتہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ بات وہ کریں جو معترض کی سمجھ میں آ جائے اور جمہور اسلام کے مسلمہ عقیدہ کے خلاف نہ ہو۔ (یعنی اگر جمہور اسلام کا عقیدہ یہ ہو کہ مسیح آسمان پر زندہ ہیں یا قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ آیات پائی جاتی ہیں تو اس کے خلاف نہ لکھا جائے۔ شمس) مثلاً قرآن و حدیث کی رو سے نبوت کی کوئی قسم نہیں اور ختم نبوت کا یہ مشہور ہے کہ نبوت بسبب اکمال دین کے اب ختم ہو چکی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نیا یا پرانا نہیں آ سکتا"

(ٹریکٹ ص۱۲)

ان شرائط کی خوبی و لطافت کے قائل تو صدر یا نائب صدر منکرین خلافت ہی ہوں تو ہوں ورنہ اہل دانش کے نزدیک ایسی شرائط لگانا بد ذوقی کی علامت ہے۔ ایسی شرائط لگانے کے یہ معنے ہیں کہ ایک طرف ایک شخص سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کا اظہار کرے اور دوسری طرف اسے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا عقیدہ تو بیان کرے لیکن ان الفاظ میں کرے

برایں عقل و دانش بہ باید گریست

ہماری جماعت کو کیا کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو نیکی تقویٰ عبادت گذاری۔ دیانت راستی اور عدل و انصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہیئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔ اس غرض کو پورا کرنے کیلئے میں نے خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہیں . . . . ان سب کا یہ کام ہے کہ نہ صرف اپنی ذات میں نیکی قائم کریں بلکہ دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں"۔

(شعبہ تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وہی جلوہ گر ہے جدھر دیکھئے

ادھر دیکھئے یا اُدھر دیکھئے ۔۔۔ وہی جلوہ گر ہے جدھر دیکھئے

خدا بھر بشر سے ہُوا ہمکلام ۔۔۔ کمالاتِ خیر البشر دیکھئے

مسیحِ زمانہ سے ہیں ناآشنا ۔۔۔ جہاں کے یہ اہل نظر دیکھئے

اگر ہے نظر کچھ حقیقت شناس ۔۔۔ علاماتِ شمس و قمر دیکھئے

مثیل مسیحائے آخر زماں

مسیحا کا لختِ جگر دیکھئے

ہر قسم کا نشہ بدی میں شامل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند ضروری ارشادات

ذیل میں خاکسار سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے چند بصیرت افروز ارشادات درج کرتا ہے۔ جماعتوں کے تمام عہدیداران (بالخصوص سکرٹریان تعلیم و اصلاح و ارشاد) اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین و زعماء کرام کو چاہیئے۔ کہ وہ نوجوانوں میں خصوصاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کو بار بار سنائیں۔

حضور پرنور فرماتے ہیں:۔ "میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حقہ بہت بُری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ بعض لوگوں نے مجھے کہا ہے۔ ہم نے ایسے ملہم دیکھے ہیں جو حقہ پیتے تھے۔ اور ان کو الہام ہوتا تھا۔ اس کے متعلق مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ کچھ بنیے بیٹھے یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اگر کوئی ایک پاؤ تل کھائے تو اُسے پانچ روپے انعام دیا جائے گا۔ پاس سے ایک جاٹ گزرا۔ اس نے یہ سُن کر پنجابی میں کہا۔ کہ

سلّیاں سمیت کھا ایتویں

یعنی ان شاخوں سمیت تِل کھانے ہیں۔ جن میں وہ پیدا ہوتے ہیں یا ان کے بغیر۔ کیونکہ اس نے سمجھا ایک پاؤ تل کھانا کون سی بڑی بات ہے جس پر انعام مل سکتا ہے۔ بنیے کہنے لگے تم جاؤ۔ ہم تمہاری بات نہیں کرتے۔ تو طبائع میں اختلاف ہوتا ہے۔ ایک شخص کے نزدیک جو بات بڑی ہوتی ہے۔ دوسرا اُسے معمولی سمجھتا ہے۔ اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں۔ کہ حقہ پینے والے کو خدائی الہام ہوتے ہیں۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ وہ الہام ادنیٰ درجہ کے ہوں گے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ۔ اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتے نہیں آتے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کچا لہسن رکھا گیا۔ تو آپ نے نہ کھایا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ہم بھی نہ کھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم سے خدا کلام نہیں کرتا۔ تم کھا سکتے ہو۔ ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے کس طرح مان لیں کہ حقہ پینے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں جب کہ حقہ کی بدبو لہسن سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقہ سے کم بدبو والی چیز کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں اسے استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ میرے پاس فرشتے آتے ہیں۔ تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر احتیاط کرتے تھے۔ تو جو شخص الہام کا مدعی ہے یا جسے خواہش ہے کہ اُسے الہام ہو۔ اسے بھی حقہ سے بچنا چاہیئے اور میں اس کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو یہ کہے کہ مجھے الہام کی خواہش نہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص نہیں تو پھر کسی کو حقہ بھی نہیں پینا چاہیئے"

"پھر میں کہتا ہوں۔ ممکن ہے ایسے شخص کو الہام ہو بھی جاتے۔ مگر اعلیٰ درجہ کے الہام نہیں ہوں گے۔ اور ہم کہیں گے۔ اگر وہ حقہ نہ پیتا۔ تو اس سے اعلیٰ الہام اُسے ہوتا۔ جیسا کہ حقہ پینے کی عادت رکھتے ہوئے اُسے ہوا۔ اس کے پاس ادنیٰ فرشتے آجاتے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے بعض اوقات کنچنی کو بھی الہام ہو جاتا ہے۔ وہاں فرشتے جاتے ہیں۔ یا نہیں۔ اسی قسم کے فرشتے حقہ پینے والے کے پاس آجاتے ہوں گے۔ پس اگر کسی حقہ پینے والے کو الہام ہوتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ یہ اس کے لئے خوشی کی بات نہیں۔ لیکن اگر وہ حقہ پینا چھوڑ دیتا۔ تو اس کے پاس اعلیٰ درجہ کے فرشتے آتے"

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۲۱-۱۲۲)

ہر قسم کا نشہ بدی میں شامل ہے!

پھر حضرت سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بدیوں کی اقسام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر قسم کا نشہ بھی بدی ہے اس میں شراب افیون۔ بھنگ۔ نسوار۔ چائے سب چیزیں شامل ہیں۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جو غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے چائے ہے۔ اگر اس کی ایسی عادت ہو۔ کہ چھوڑنے پر صحت پر اثر پڑے۔ تو اس کا استعمال بھی برائی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک وقت یہ ضرورت پیش آئے۔ کہ انسان دور دراز دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے جائے۔ اس وقت اگر وہ سماوار اٹھائے جائے اور چائے کا انتظام کرنا چاہے تو یہ ایسا بوجھ ہو گا۔ جس کی وجہ سے وہ بہت مشکلات میں مبتلا ہو گا۔ چونکہ اسلام یہ چاہتا ہے۔ کہ ہر ایک مسلمان سپاہی ہے۔ اور جہاں بھیجا جائے فوراً چلا جائے۔ اس لئے وہ اس قسم کی عادتوں سے منع کرتا ہے۔ جو رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے۔ ایک دفعہ ایک سفر میں ایک پٹھان کی نسوار ختم ہو گئی تو اس نے ایک کشمیری سے نہایت لجاجت کے ساتھ پوچھا کیوں جی تمہارے پاس نسوار ہے یہ دیکھ کر میں نے کہا۔ نسوار نے اس کی گردن اس کے سامنے جھکا دی ہے جہاں کی لوگ آتے ہیں جنہیں حقہ کی عادت ہوتی ہے۔ پھر وہ اس کی وجہ سے کئی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابتداء میں ہمارے ایک رشتہ دار تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت مخالف تھے۔ اور جو لوگ یہاں آتے (یعنی قادیان میں۔ ناقل) وہ انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ اپنے صحن میں چارپائیاں بچھا کر حقہ رکھ دیتے۔ لوگ حقہ کو دیکھ کر جاتے۔ اور وہ گمراہ کرنے کی کوشش کرتے۔ اور کہتے۔ ہم ان کے رشتہ دار ہیں۔ اور ان کے حالات سے واقف۔ اگر کوئی بات ہوتی۔ تو ہم نہ مان لیتے۔ اس طرح کئی لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی۔ ایک دفعہ ایک احمدی آیا۔ اور حقہ پینے ان کے پاس چلا گیا۔ اُسے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف باتیں سُناتے رہے۔ لیکن جب وہ خاموش بیٹھا رہا۔ تو پھر اس کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں بھی دیں۔ اس پر بھی وہ کچھ نہ بولا۔ آخر اُسے کہنے لگے۔ تم کس سوچ میں ہو۔ کیوں کوئی بات نہیں کرتے؟ وہ کہنے لگا۔ میں اس سوچ میں ہوں کہ حقہ کی خبیث عادت مجھے لائی۔ اگر یہ نہ ہوتی۔ تو میں نہ یہاں آتا۔ اور نہ حضرت صاحب کے خلاف باتیں سنتا"

"اس وقت میں ضمناً یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ حقہ بہت گندی چیز ہے۔ اسی طرح دوسرے نشے بھی سخت مضر ہیں۔ ان کو ترک کر دینا چاہیئے۔ بعض نشے ایسے ہیں۔ جن کی وجہ سے جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ میں اُن کے نام نہیں لیتا۔ تاکہ جو ان کے عادی ہیں۔ ان کے متعلق بدظنی نہ پیدا ہو۔ مگر یہ بات بالکل سچی ہے بعض نشوں سے اعصاب پر خاص اثر پڑتا ہے۔ اس لئے کسی نشہ کی بھی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ مجھے کسی چیز کی عادت نہیں ہوتی۔ مجھے بچپن میں بیماری کی وجہ سے افیون دیتے تھے۔ چھ ماہ متواتر دیتے رہے مگر ایک دن نہ دی۔ تو والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ مجھ پر نہ دینے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا۔ خدا نے چھڑا دی ہے تو اب نہ دو۔ تو میں ہر چیز جو استعمال کرتا ہوں۔ اگر چھوڑ دوں۔ تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن باوجود اس کے چائے جس کا استعمال ہمارے گھروں میں ناشتہ کے طور پر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی پینا چھوڑ دیتا ہوں۔ کہ عادت نہ ہو جائے۔ مومن کو کسی چیز کے نشہ کی عادت نہ ڈالنی چاہیئے۔ یہ بھی ایک برائی ہے"

(صفحہ ۳۲-۳۳ کتاب منہاج الطالبین)

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشادات کی روشنی میں ان دوستوں کو جو حقہ نوشی یا سگرٹ نوشی یا کسی اور نشہ میں ملوث ہیں۔ پوری ہمت اور کوشش کے ساتھ اسے ترک کرنا چاہیئے۔ بالخصوص مجالس عاملہ کے ممبر دوستوں کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ ان منشیات کو ضرور چھوڑ دیں۔

خاکسار عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی نمائندہ ... سیالکوٹ

چک ۴۶ شمالی سرگودھا میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۵ اگست کو زیر صدارت مولوی بشیر احمد صاحب جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی سرگودھا کا جلسہ سیرۃ النبی مسجد احمدیہ میں ہوا۔ جس میں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل نے تلاوت قرآن کریم کی اور حضور سرور کائنات خاتم النبیین کے احسانات اور سیرت پر تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے بھی تقریر کی۔ تین چار اصحاب نے نظمیں پڑھیں اور جلسہ بفضلہ کامیاب رہا۔

خاکسار عبدالحی سیکرٹری مال
چک ۴۶ شمالی سرگودھا

رسالہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک"

نظارت ہذا نے یہ رسالہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی سے مرتب کروا کر شائع کیا تھا۔ اب یہ رسالہ سٹاک میں ختم ہے۔ نظارت ہذا اس کی دوسری اشاعت کا انتظام کر رہی ہے۔ دوسرا ایڈیشن شائع ہونے پر بذریعہ الفضل اطلاع کر دی جاوے گی اس لئے احباب دوسرے ایڈیشن کی اشاعت تک انتظار فرمائیں۔ اور اس کی اشاعت کے لئے حسب استطاعت مالی تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

چک ۱۹ ضلع لائلپور میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۱۷ اگست کو جماعت احمدیہ چک ۱۹ دستوریہ نے ایک جلسہ کا انتظام کیا ارد گرد کے احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی اور سید احمد علی صاحب سیالکوٹی نے تقریریں کیں۔ جس میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اس کا علاج وغیرہ موضوع پر روشنی ڈالی صبح کے وقت ایک گھنٹہ تک درس قرآن بھی لاؤڈ سپیکر پر دیا گیا۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔

خاکسار
دل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۹ ج ب ضلع لائلپور

درخواست دعا

میرے سر پر چوٹ آگئی ہے۔ اور میری بیوی بھی عرصہ سے بیمار ہے احباب ہم دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مہر اللہ۔ ریلوے سٹیشن
حیدر آباد

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۶-۷ اور ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں اور جو دوست ان تاریخوں پر قادیان جانا چاہیں۔ وہ حسب قواعد حکومت سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرلیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ہند ربوہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

خدام الاحمدیہ کے قائدین اور زعماء کے انتخابات ہر سال ماہ اکتوبر میں ہوتے ہیں۔ اور نومبر میں نئے عہدہ داران کام شروع کر دیتے ہیں۔ امسال ان انتخابات کے لئے یکم سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء تک کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ مجالس میں اس عرصہ کے اندر اندر انتخابات مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ انتخابات کے قواعد اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

ہر مجلس میں ہر سال انتخاب ہونا ضروری ہے۔ کئی مجالس ایسی ہیں جہاں کئی سال سے انتخاب نہیں ہوئے۔ اور اس وجہ سے ان پر جمود کی سی کیفیت طاری ہے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں مقررہ تاریخوں کے اندر اندر مقررہ قواعد کی روشنی میں انتخابات کرائیں۔ اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط اور ان کی رپورٹ کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس میں انتخاب ہونا نہایت ضروری ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا چھوٹا بھائی منیر احمد کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ ہاتھ پاؤں حرکت نہیں کرتے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(منشی عزیز احمد۔ محرر دفتر امانت ربوہ)

۲۔ میرے والد صاحب چوہدری نظام دین صحابی موصی بیگہ ضلع جالندھر عرصہ دو ہفتہ سے نزلہ زکام اور پیٹ درد میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ اللھم آمین

(محمد یعقوب احمدی چک ۱۸۵ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور)

۳۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میری والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار محمد سعید احمدی نواب شاہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں۔ بیمار ہیں۔ اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد شفیع ہاشمی کراچی ۳)

۵۔ میری نواسی خورشید بشریٰ امسال بی۔اے کے امتحان میں کامیاب ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے

(اقبال احمد قریشی منیجر پاک ٹائیلٹ فیکٹری ربوہ)

انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ و ہفتہ کو ہو رہا ہے

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ و ہفتہ ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر ہر مجلس کے نمائندگان کی شمولیت لازمی ہے۔ تمام مجالس اپنے اپنے نمائندگان کے نام مرکزی دفتر میں جلد بھجوادیں۔

سالانہ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز مقامی مجلس انصار اللہ میں پیش کرنے کے بعد ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

غیر موصی احباب توجہ فرمائیں

"پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا۔ تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے۔ اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ پس اے دوستو دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم کر کے دکھلاؤ۔۔۔۔ تیاری کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۳)

قابلِ مبارکباد اصحاب

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے۔ کہ قادیان کی وہ بستی جسے کور دہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب کو اور چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی"۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۲)

حضور کے ان پاکیزہ اور بصیرت افروز اور ولولہ انگیز ارشادات کے بعد میں نہیں جانتا کہ میں اور وہ کن الفاظ میں غیر موصی اصحاب کو وصیتیں کرنے کی طرف توجہ دلاؤں اور وہ الفاظ کہاں سے لاؤں۔

پس میں اپنے علم کی کم مائیگی بلکہ علم سے بکلی تہیدستی اور تہی دامانی کا اقرار کرتے ہوئے حضور کے الفاظ میں ہی صرف اتنا عرض کر دیتا ہوں۔ کہ **جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے**"

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۶۳۸ میں محمد صدیق ولد حاجی محمد عبد اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ وغیرہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{57}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب کی موضع شکار میں دس گھماؤں زمین تھی۔ جس کے عوض پاکستان میں چھ گھماؤں زمین ملی ہے اس میں خاکسار ۱½ گھماؤں کا مالک ہوگا۔ یہ زمین واقع چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۱۸۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں تجارت وغیرہ کرتا ہوں۔ جس کی سالانہ آمد تقریباً پانچ صد روپیہ سالانہ ہے میں تازیست اپنی آمد بذریعہ تجارت کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ بقلم خود محمد صدیق

گواہ شد:۔ عبد اللطیف بقلم خود چک $\frac{61}{R.B}$ سبید یانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور۔

گواہ شد:۔ محمد حنیف برادر موصی مذکور چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور ضلع لائل پور

نمبر ۱۴۶۴۰ میں امۃ الحفیظ اختر زوجہ محمد حنیف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پور چک $\frac{69}{R.B}$ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{57}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزن ۲ تولہ ۲ ماشے ہوتی ہے۔ جس کی قیمت مبلغ -/۲۶۰ روپے ہے۔ کل میزان -/۷۶۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ اختر بقلم خود

گواہ شد:۔ غلام باری سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ حال چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ محمد حنیف بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۶۳۹ میں اصغری بیگم زوجہ ماسٹر محمد شفیع قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن گھسیٹ پور چک $\frac{69}{R.B}$ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پنجاب (پاکستان)

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{57}$-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائداد منقولہ اور غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپے جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی وزنی ۱½ تولہ جس کی قیمت اندازاً -/۱۶۷ روپے ہے میں کل میزان -/۴۱۷ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے وقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ اصغری بیگم

گواہ شد:۔ احمد الدین بقلم خود قاضی جماعت احمدیہ گھسیٹ پور

گواہ شد:۔ غلام باری سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ حال چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور

نمبر ۱۴۶۶۳ میں آمنہ خاتون زوجہ میجر محمد اسمٰعیل ایم اے بھاگلپوری قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{57}$-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(الف) حق مہر مبلغ -/۳۰۰۰ (تین ہزار) روپے جو میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔

(ب) طلائی چوڑیاں جن کا وزن دس تولے ہے اور جن کی قیمت تقریباً بارہ -/۱۲۰۰ سو روپے ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

۳۔ اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ امینہ خاتون ۸ جولائی ۱۹۵۷ء

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال ربوہ $\frac{7}{57}$-۸

گواہ شد:۔ مذکورہ بالا وصیت کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ ۸ جولائی ۱۹۵۷ء

نمبر ۱۴۶۴۵ میں مسماۃ نور صبح بیگم زوجہ ماسٹر عبد المجید قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{69}{R.B}$ ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{57}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے۔

۲۔ زیور طلائی وزن دس ماشہ ہے قیمت یکصد روپیہ کل میزان مبلغ -/۴۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نور صبح بیگم

گواہ شد:۔ غلام باری سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ حال چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور۔

گواہ شد:۔ ماسٹر عبد المجید خاوند موصیہ مذکور $\frac{7}{57}$-۱۷

نمبر ۱۴۶۴۷ میں احمد علی ولد میاں مول بخش قوم ارائیں پیشہ کاشتکار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۲۹ء ساکن $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور ڈاک خانہ خاص براستہ ننکانہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{57}$-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۱۵ ایکڑ نہری۔ مکینی رہنی جو کہ سابقہ اراضی کے عوض چک مذکورہ بالا میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۳۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ دو بھینسیں اندازاً قیمت -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر کوئی دیگر جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں۔ تو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی بوقت وفات اس کے علاوہ جو جائداد ثابت ہوگی۔ یعنی کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مع حصہ آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں

العبد:۔ احمد علی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عارف بقلم خود $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ تحصیل جڑانوالہ۔

گواہ شد:۔ رحمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ تحصیل جڑانوالہ

نمبر ۱۴۶۴۸ میں اللہ بخش رحمانی ولد منڈے خان صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چک $\frac{69}{\text{ر ب}}$ گھسیٹ پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{57}$-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد بصورت اراضی ایک کیلہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپیہ ہے میرے پاس ایک بھینس اور ایک بیل بھی ہیں۔ جن کی قیمت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر بوقت وفات میری کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا اللہ بخش

گواہ شد:۔ محمد الدین ساکن $\frac{69}{R.B}$ تحصیل جڑانوالہ۔

گواہ شد:۔ عبد الرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور تحصیل جڑانوالہ۔

نمبر ۱۴۶۵۹ میں حفیظہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع قوم جٹ لاندراں پیشہ منشی عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان ۱۰۸ قلعہ لچھمن سنگھ نیو سکیم راوی روڈ شہر لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{57}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر مبلغ تین سو روپیہ ابھی تک واجب الادا ہے۔ میرا جیب خرچ مبلغ -/۱۵ روپے مقرر ہے۔ اور اس میں سے میں دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مقرر کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائداد ہو تو انجمن مذکور اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حق دار ہوگی۔

الامۃ:۔ بقلم خود حفیظہ بیگم موصیہ

گواہ شد:۔ محمد شفیع بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر عبد الرشید بقلم خود حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

عالمی بنک سے پاکستان کا زبردست احتجاج

نہری پانی کے متعلق ہندوستان نے سہ طاقتی خفیہ بات چیت ظاہر کر دی

کراچی ۲۸ راگست۔ پاکستان نے عالمی بنک سے باضابطہ احتجاج کیا ہے۔ کہ ہندوستان نے نہری پانی کے متعلق تینوں فریقوں کی خفیہ بات چیت ظاہر کر دی ہے۔ اس امر کا انکشاف وزیر خزانہ جناب سید امجد علی نے کل پارلیمنٹ میں خان جلال الدین خاں کی پیش کردہ ایک تحریک التوا پر اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا۔ خود بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور ہندوستان کے بعض دوسرے لیڈر پارلیمنٹ میں اور پارلیمنٹ کے باہر اس خفیہ بات چیت کی بعض باتیں ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ان مذاکرات کے متعلق تینوں فریقوں نے یہ عہد کیا تھا۔ کہ وہ اس کا کوئی حصہ ظاہر نہیں کریں گے۔ اس کے باوجود ہندوستان اس عہد کو توڑ رہا ہے۔ سید امجد علی نے مزید بتایا۔ کہ عالمی بنک نے جو تجویزیں پیش کی ہیں۔ حکومت ان پر غور کر رہی ہے مزید براں بات چیت کو خفیہ رکھنے کا جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے پیش نظر اس مسئلہ پر سر دست بحث کرنا مناسب نہیں ہے۔ البتہ جب عالمی بنک متعلقہ دستاویزوں کو شائع کرنے کا فیصلہ کر دے گا۔ اس وقت اس پر بحث ہو سکے گی۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ حکومت نے اس مسئلہ پر ایک "وائٹ پیپر" تیار کر رکھا ہے۔ مناسب وقت آنے پر اسے شائع کر دیا جائے گا۔ اس وضاحت کے بعد خان جلال الدین خاں نے اپنی تحریک التوا واپس لے لی۔

ڈھاکہ سٹیڈیم کیلئے دس لاکھ روپے کی منظوری

کراچی ۲۸ راگست: مرکزی حکومت نے ڈھاکہ سٹیڈیم اور پیراکی کے ایک تالاب کے لئے دس لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ سٹیڈیم جو جدید ترین سامان سے آراستہ ہوگا۔ دو سال میں تیار ہو جائیگا

عوامی لیگ کی رکن سازی کا کام

لاہور ۲۸ راگست۔ عوامی لیگ کے سیکرٹری جنرل جناب عنایت اللہ حسن نے بتایا ہے کہ عوامی لیگ کی رکنیت کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ رکن سازی مکمل ہو جانے کے بعد عہدیداروں کے انتخابات عمل میں آئینگے انہوں نے مزید بتایا کہ جناب حسین شہید سہروردی نے اس سال کے شروع میں عوامی لیگ کی شاخیں اور مجلس عاملہ توڑ دی تھی۔ تاکہ رکنیت سازی کے بعد زیادہ نمائندہ اداروں کا قیام عمل میں آ سکے۔

اب تک ۶ لاکھ ۶۲ ہزار ٹن سے زیادہ اناج درآمد کیا جا چکا ہے

قومی اسمبلی میں وزیر خوراک جناب دلدار احمد کا بیان

کراچی ۲۸ راگست کل قومی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خوراک جناب دلدار احمد نے بتایا کہ اس سال جنوری سے لے کر جولائی تک کے درمیانی عرصہ میں ۶ لاکھ ۶۲ ہزار ٹن سے زیادہ اناج درآمد کیا گیا تھا۔ اس میں سے ایک لاکھ ۸۰ ہزار ٹن چاول اور ۴ لاکھ ۸۲ ہزار ٹن گیہوں تھا۔ سارا چاول مشرقی پاکستان بھیجا گیا ہے اور ایک لاکھ ۷۰ ہزار ٹن گیہوں کی باقی مقدار مختلف علاقوں میں روانہ کر دی گئی ہے ایک لاکھ ۷۰ ہزار ٹن گندم اسٹاک روک کی گئی ہے۔ تاکہ سال کے باقی حصہ میں کام آ سکے۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۲۸ راگست: کل یہاں پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسلم لیگ کونسل کا آئندہ اجلاس ۱۱ر، ۱۲ر، ۱۳ر اکتوبر کو ڈھاکہ میں منعقد کیا جائے۔ علاوہ ازیں اس سال کے آخر میں مسلم لیگ کی گولڈن جوبلی اور کنونشن کا انتظام کرنے کے لئے پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی بھی بنائی گئی جناب آئی۔ آئی۔ چندریگر اس کمیٹی کے صدر ہوں گے۔ عاملہ نے سر آغا خاں مرحوم کی وفات پر تعزیت کی ایک قرار داد بھی منظور کی۔

کل کراچی میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا بھی جلسہ ہوا۔

پاکستان میں بنی ہوئی سائیکلوں کی برآمد

کراچی ۲۸ راگست۔ اب پاکستان میں بنی ہوئی سائیکلیں برآمد کی جا سکتی ہیں کیونکہ حکومت نے ملک میں بنی ہوئی سائیکلوں کو برآمدی اشیاء کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ ان سائیکلوں کی افغانستان میں پہلے ہی مانگ موجود ہے۔ علاوہ ازیں اس بات کا قوی امکان ہے۔ کہ یہ سائیکلیں مشرق وسطی کے ممالک میں بھی فروخت کی جا سکیں گی۔

مشتاق احمد گرمانی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۸ راگست۔ گورنر مغربی پاکستان جناب مشتاق احمد گرمانی کل بذریعہ ریل لاہور سے کراچی پہنچ گئے۔

ضروری تصحیح

میسرز حکیم عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز سید مٹھا بازار لاہور کے اشتہار مندرجہ الفضل مورخہ ۲۳ راگست میں سہو کتابت سے ان کا نام عبدالقدیر کاغانی کی بجائے عبدالعزیز کاغانی لکھا گیا ہے۔ احباب اس کی تصحیح کر لیں

(مینیجر الفضل)

شادی کی ۲ دو تقاریب

(۱) مورخہ ۲۷ راگست ۱۹۵۶ء کو مکرم جناب ڈاکٹر فرزند علی صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ نے اپنے بیٹے چوہدری محمد انور صاحب مبشر بی۔اے کی دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا۔ ان کا نکاح ۲۲ راگست ۱۹۵۶ء کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے عزیزہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالقادر صاحب مرحوم آف ہزارہ کے ساتھ پڑھا تھا۔

(۲) نیز ۲۶ راگست ۱۹۵۶ء کو شمیم اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر فرزند علی صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح اسی روز حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے نعیم احمد صاحب ظفر ابن راجہ ضیاء الدین صاحب ارشد کے ہمراہ پڑھا تھا۔ ہر دو تقاریب میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو طرفین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور ہر دو کے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہوں۔ آمین

درخواست دعا

میری خالہ زاد بہن عزیزہ نصرت بیگم میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ برادران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ آپ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشیدہ بیگم اہلیہ بشارت احمد بشیر۔ ربوہ)